سوال

(458)گم شدہ انسان کا سامان بطور امانت رکھا ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لاہور سے محمد یٰسین طہ (خریداری نمبر 3424) لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک دوست چند سال سے پر اسرار طور پر غائب ہیں تا حال ان کے متعلق کوئی خبر موصول نہیں ہوئی اس کے کچھ کپڑے وغیرہ میرے پاس بطور امانت موجود ہیں جن کے بوسیدہ اور ضائع ہونے کا اندیشہ ہے کیا یہ پارچہ جات کسی ضرورت مند کو دیئے جا سکتے ہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے مفقود الخبر کی بیوی اور اس کے مال کا حکم لیکن اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں فرمایا البتہ آپ کا رجحان پش کردہ احادیث و آثار سے معلوم ہوتا ہے اس لیے کہا جاتا ہے کہ امام بخاری کے عنوانات خاموش مگر ٹھوس ہوتے ہیں چنانچہ اس سلسلہ میں آپ نے حجرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک اثر پش کیا ہے کہ انہوں نے کسی سے ایک لونڈی خریدی اس کی قیمت ادا کرنے سے پہلے مالک لا پتہ ہو گیا ایک سال تک اسے تلاش کیا لیکن وہ نہ مل سکا پھر آپ نے اس لونڈی کی قیمت کو بطور صدقہ خرچ کر دیا اور فرمایا اگر اس کا مالک مل گیا تو اسے قیمت ادا کر دوں گا اور صدقہ کے ثواب کا خود حقدار ہوں گا اگر وہ اپنی طرف سے صدقہ کر دے تو اس کی صوابدید پر ہے ۔(فتح الباری : 9/532)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے ان تمام حضرات نے مفقود الخبر کے مال کو گری ہوئی چیز پر قیاس کرتے ہوئے یہ فیصلہ دیا ہے کہ سال تک اس کا انتظار کیا جائے اگر نہ مل سکے تو وہ مال اس کی طرف سے صدقہ کر دیا جائے اگر اس کے بعد وہ مل جائے تو صدقہ کا اجر مال لینے کا اختیار دیا جائے صورت مسؤلہ میں مفقود الخبر کے کچھ کپڑے وغیرہ بطور امانت سائل کے پاس موجود ہیں جن کے بوسیدہ اور ضائع ہونے کا بھی اندیشہ پش کردہ تصریحات کی روشنی میں یہی فیصلہ دینا مناسب ہے کہ ملبوسات کی قیمت کا حساب اپنے پاس رکھ لیا جائے اور لا پتہ دوست کی طرف سے ان پارچہ جات کو مساکین اور ضرورت مند پر صدقہ کر دیا جائے اگر گم شدہ شخص صدقہ کرنے کے بعد واپس آجائے تو اختیار دیا جائے اگر صدقہ بحال رکھے تو عند اللہ ثواب کا حقدار ہو گا اگر اپنے کپڑوں کی قیمت لینا چاہے تو اسے قیمت دے دی جائے اور صدقہ کے ثواب کا حقدار وہ شخص ہو گا جس کے پاس کپڑے بطور امانت پڑے تھے اور اس نے مساکین کو دے دیئے تھے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:463